شراب کے مادّی اثرات و نتائج

از ریاض الحسن نوری

(۲)

شراب کے مزید اقتصادی نقصانات | امریکہ میں پرلے درجے کے عادی شرابیوں Alcoholics کی تعداد ۳۰ لاکھ ہے۔ امریکہ میں سالانہ شراب پر ۵۵۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر یعنی ،، ارب ۵۵ کروڑ روپے خرچ کیے جاتے ہیں۔ اس عظیم مالی نقصان کے علاوہ اُن کی بد اخلاقیوں، ڈیوٹی سے غیر حاضری اور حادثات وغیرہ کی وجہ سے جو نقصان پہنچتا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ سب سے زیادہ شراب ۴۶ تا ۵۰ سال کی عمر کے لوگ پیتے ہیں[۱]

فرانس کے لوگ ہر سال شراب پر ۱۷ کروڑ پچاس لاکھ پونڈ (کئی ارب روپے) خرچ کرتے ہیں۔ وہاں کی حکومت کو شراب سے ٹیکس کے طور پر جو آمدنی ہوتی ہے اس سے دوگنی رقم حکومت شراب خواروں کے خاندانوں اور خود شرابیوں کے علاج معالجہ پر خرچ کر دیتی ہے[۲]۔ پاکستان کے پچھلے ۲۱ سالہ دَور میں حکومت شراب کو قطعی حرام قرار دینے کے بجائے اس پر ٹیکس تو وصول کرتی رہی مگر شرابیوں کو شراب سے بچانے اور اُن کے خاندان والوں کی بہبود کے لیے کبھی ایک پائی خرچ نہیں کی۔

---

[۱] P. 29. AWAKE weekly. dated 22nd March 1969.

[۲] READERS DIGEST, Dec 1953

اس کے باوجود خادمِ عوام ہونے کے دعوے ہمیشہ ہوتے رہے ہے۔ اسی ایک بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان کی گذشتہ حکومتیں عوام کی بہبود سے کیا دلچسپی رکھتی تھیں۔

رسالہ TIME کی حالیہ اشاعت میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ شراب اور بیئر سے کینسر بھی پیدا ہوتا ہے۔

"امریکہ میں عادی شرابیوں کا معاملہ صحت عامہ کا چوتھے نمبر پر مشکل معاملہ ہے۔ پہلا نمبر کینسر کا ہے۔ دوسرا امراضِ قلب کا اور تیسرا نمبر دماغی امراض کا آتا ہے۔ لیکن جدید تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ کینسر سے لے کر ALCOHOLISM تک مسائل سے شراب نوشی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ کینسر، امراضِ قلب اور دماغی امراض سب ہی کی کثرت میں امریکہ میں شراب کا بڑا دخل ہے۔

حساب کے مطابق الکوحل ازم یعنی عادی شرابیوں کی وجہ سے امریکی صنعت کو ہر سال چار ارب سے سات ارب (یعنی ۴۴ ارب سے ۷۷ ارب روپے) تک کا خسارہ ہوتا ہے۔ یہ اقتصادی نقصان مزدوروں کی غیر حاضری، چھٹی کے اوقات میں حادثات، ------ سست کام کرنے اور ماہرین کی کمی ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ نیوزی لینڈ میں الکوحل ازم کا تمام امراض میں تیسرا نمبر آتا ہے یعنی امراض قلب اور کینسر کے بعد[1]"

پاکیزگی نفس کی دشمن مے ہے — انسان کو خراب کرنے والی شے ہے
شیطان کی ہے پرائیویٹ سکرٹری — مسلم اور اس کو منہ لگاتے ہے ہے

امریکہ میں عدالتوں کے سامنے جتنے مقدمے آتے ہیں ان میں سے ۶۵ فی صدی شراب کے نشے میں مدہوش ہونے کے ملزم ہوتے ہیں[2]۔

G. M. SCOTT اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ جو لوگ جرائم کرتے ہیں وہ معمولی نشے کی حالت میں کرتے ہیں کیونکہ زیادہ نشے کی حالت میں جرم کرنا ممکن نہیں رہتا[3]۔

۱؎ P 31 --AWAKE 22 Nov 68

۲؎ P. 194 --THE CRIME PROBLEM, by W. G. RECKLESS.

۳؎ P 195 -- ibid

RECKLESS لکھتے ہیں کہ:-

"جرائم اور شراب خواری کا گہرا تعلق ہے۔ مگر اپنے تجربات اور تحقیقات کی بنا پر Dr. SCOTT نے جو یہ دعویٰ کیا ہے کہ انگلینڈ میں ۶۰ فی صد جرائم شراب خواری کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اس کے سلسلے میں میں سنجیدگی سے شک وشبہ کا اظہار کرتا ہوں[1]"

AWAKE مورخہ جنوری ۱۹۶۹ء کے مطابق امریکہ میں موٹر کار کے حادثوں سے کم از کم ۵۰ فیصد حادثات شراب کے مرہونِ منت ہوتے ہیں۔ AWAKE مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۹ء کے مطابق کاروں سے ہر سال امریکہ میں ۳۶ کروڑ سے زیادہ جانور موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ امریکن آٹو موبائیل کا بیان ہے۔

ماہرین کے اندازے کے مطابق امریکہ میں شرابی ڈرائیوروں کی وجہ سے ہر سال ۵۵ ہزار امریکن سڑکوں پر حادثات کا شکار ہو کر مر جاتے ہیں[2]۔ دس ہزار روز زخمی ہوتے ہیں[3]۔

اس سلسلے میں جو دلچسپی رکھتے ہوں وہ جنوری ۱۹۷۱ء کے ریڈرز ڈائجسٹ میں مضمون بعنوان:

when drinking and driving mix

کا ضرور مطالعہ کریں۔

امریکہ میں ہر سال بارہ ہزار آدمی آگ کے حادثات میں جل کر مر جاتے ہیں[4]۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس میں بھی نشے کی کارفرمائی کثیر حادثات میں ہوتی ہوگی۔ یہ سب جان و مال کا ضیاع اس ام الخبائث سے ہو رہا ہے۔ AWAKE مورخہ ۸ جنوری ۱۹۶۸ء کے مطابق امریکہ میں ۱۹۶۵ء میں کاروں کے حادثات میں ۱۸ لاکھ آدمی اپاہج ہوئے اور آٹھ ارب ۹۰ کروڑ ڈالر (یعنی اٹھانوے ارب روپے) کا مالی نقصان ہوا

---

[1] P. 195. —THE CRIME PROBLEM by W. G. RECKLESS.

[2] P. 12.—THE PLAIN TRUTH dated 9th Jan. 1971

[3] AWAKE 22nd Oct. 1969.

[4] P. 9,—ibid Oct, 1969

PLAIN TRUTH. بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۷۱ء رقمطراز ہے کہ امریکہ میں ہر سال گھر یلو کپڑے دھونے کی مشین سے ۰۰۰ر۱۰۰ آدمی زخمی ہوتے ہیں۔ حادثات میں دوسری سب سے خطرناک صورت گر کر مر جانے کی ہے۔ سنہ ۱۹۶۹ء میں امریکہ میں ۰۰۰ر۱۹ آدمی گر کر مر گئے۔

مذکورہ بالا حادثات اور مغرب کے حالات جاننے والوں کے نزدیک یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ ان حادثات میں بڑی تعداد اُن لوگوں کی ہوگی جو نشہ میں اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال نہ سکے ہوں گے۔ حادثات سے اعصابی کنٹرول کا بڑا تعلق ہے جو نشہ سے کمزور پڑ جاتا ہے۔

پاکستان میں بھی ڈرائیور حضرات خاص کر ٹرکوں اور بسوں کے ڈرائیور مختلف اقسام کے نشے کرتے ہیں اس طرف حکومت نے فی الحال کوئی توجہ نہیں کی۔ اس طرف دھیان دینا بہت ضروری ہے۔

بیسویں صدی کے ڈاکٹر اور ماہرینِ ادویہ تو چوٹ اور زخم کے لیے بھی سپرٹ یا سپرٹ میں بنی ہوئی آئیوڈین کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اب امریکہ وغیرہ میں الکوحل کی بجائے آئیوڈین مقطر پانی میں حل کر کے زخموں پر استعمال کی جاتی ہے۔ فارمیسی کی مشہور کتاب REMINGTON'S Practice of PHARMACY میں یوں درج ہے:-

Aqueous solutions of iodine have the advantage of being less painful than alcoholic solutions when applied to cuts any they can be made isotonic with blood [1]

"یعنی آئیوڈین کا محلول اگر پانی میں تیار کیا جائے تو وہ اس محلول سے زیادہ مفید رہتا ہے جو سپرٹ میں تیار ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک تو اس کے استعمال سے زخموں میں تکلیف کم ہوتی ہے۔ دوسرے اس کو خون کے ساتھ isotonic بنایا جا سکتا ہے۔

ڈکشنری آف کیمسٹری مصنفہ تھارپ و دیگر مصنفین نے پانی میں آئیوڈین کا محلول تیار کرنے کے فائدے بھی گنوائے ہیں۔ اسی وجہ سے اب امریکن فارموکوپیا میں پانی کے اس محلول کو سرکاری طور پر

---

[1] P 1130.

تسلیم کرکے رائج کر دیا گیا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ آیوڈین کا سپرٹ کی بجائے پانی میں محلول تیار کرنے سے نہ صرف مریضوں کو زیادہ فائدہ ہوگا بلکہ دوا کی قیمت بھی گھٹ جائے گی۔ کیونکہ سپرٹ پانی سے کہیں زیادہ مہنگی ہوتی ہے۔

ہمارے ملک میں یہ پرلے درجے کا احمقانہ طریقہ جاری تھا کہ عادی شرابیوں کو پرمٹ دیے جاتے تھے۔ حالانکہ جدید تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ جو لوگ شراب کے استعمال کو کنٹرول نہیں رکھ سکتے، ان لوگوں کو سب سے پہلے شراب پینے سے روکنا ضروری ہے۔ عادی شرابی کو شراب پینے کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ مغرب میں عادی شرابیوں کے لیے Clinic کھلے ہیں جہاں ان سے طرح طرح کے کیمیائی اور نفسیاتی طریقوں سے شراب چھڑائی جاتی ہے۔ اُن کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی دشمنی تصور میں نہیں آسکتی کہ انہیں شراب پینے کے لیے کھلے پرمٹ جاری کر دیے جائیں۔ یہ عوام دشمنی کی انتہا ہے۔ یہ کہنا کہ اُن کی صحت قائم رکھنے کے لیے شراب کا پرمٹ ضروری ہے بالکل جھوٹ بات ہے۔ بلکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اُن کی صحت قائم رکھنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اُن کو زبردستی شراب پینے سے روک دیا جائے۔ جدید ماہرین کی یہی متفقہ رائے ہے۔ تفصیلات کے لیے ALCOHOLISM مطبوعہ PELICAN یا ڈاکٹری کی دیگر متعلقہ کتابیں ملاحظہ فرمالیں۔

دماغ کے خلیوں کی بربادی اگرچہ یہ خبر اس سے پہلے پاکستان ٹائمز مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۶۳ء میں آچکی ہے اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ Rhode Clinic میں شراب کے مریض BEER بیئر پینے والوں میں سے ہیں۔ مگر خاص اس موضوع پر جولائی ۱۹۷۰ء کے شمارے میں مشہورِ عالم انگریزی رسالہ READER'S DIGEST نے ایک مضمون چھاپا جس کا عنوان تھا: ALCOHOL DAMAGES YOUR BRAIN" یعنی شراب آپ کے دماغ (کے مادہ) کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اس کا مصنف A. Q. MAISEL لکھتا ہے:

"ہر شخص جانتا ہے کہ کثرتِ شراب نوشی سے دماغ کے خلیوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اب حیران کن شہادت اس امر کی سامنے آئی ہے کہ اعتدال سے پینے والے کے دماغ کے خلیوں کو بھی ہر بار جب کہ وہ چسکی لگاتا ہے ایسا نقصان پہنچ سکتا ہے کہ اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ (یعنی بعض خلیے ہمیشہ کے لیے ناکارہ ہو جاتے ہیں)۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ

امریکہ میں ۸۵ ملین یعنی ۵۹ فیصد مرد اور ۶۲ر۳ فیصد عورتیں شراب پیتی ہیں ۔ ہر ۱۸ پینے والوں میں سے (یعنی ۴ر۸۰۰ر۰۰۰ امریکن شراب نوشی کی کثرت کے لحاظ سے مریض ہونے کی حد تک پہنچے ہوئے (Alcoholic) ہیں ۔ اس کے علاوہ مزید ۴۰ یا ۵۰ لاکھ افراد بلانوش ہیں۔

...... اب یہ مستحکم شہادت سامنے آئی ہے کہ اس کی کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ شراب پینے کی کم سے کم مقدار کی کوئی محفوظ حد متعین ہو سکے ۔ یعنی یہ کہا جا سکے کہ اتنی کم مقدار اگر کوئی پیئے گا تو اس کے دماغ کے خلیوں اور دیگر اعضائے رئیسہ کو نقصان نہیں پہنچے گا[1]۔"

Dr. KINSELY کی تحقیقات سے یہ بھی ظاہر ہو گیا ہے کہ شراب (جسے کہ ایک زمانے میں دل کے مریضوں کو اس لیے دیا جاتا تھا کہ اس سے خون کی شریانیں کھل جائیں اور اس سے قلب کے پٹھوں کو nourishment مل سکے) حقیقت میں قلب کے پٹھوں کو کمزور کرکے اور پتلی شریانوں کو بند (clog) کرکے اسی طریق پر نقصان پہنچاتی ہے[2]۔

[1] اس سلسلے میں یاد رکھیے کہ دماغ کے خلیوں کی تعداد لاکھوں سے بھی متجاوز ہے ۔ اس لیے ان میں سے اگر سینکڑوں بھی تباہ ہو جائیں تو انسان اس نقصان کو محسوس نہیں کر پاتا ، اگرچہ نقصان اپنی جگہ ہوتا رہتا ہے ۔ اس کی مثال یوں سمجھیے کہ ایک مریض کا ایک گردہ نکال دیا جاتا ہے مگر دوسرا گردہ کام کرتا رہتا ہے اور مریض کوئی مشکل یا دقت محسوس نہیں کرتا ۔ مگر اپنی جگہ یہ حقیقت ہوتی ہے کہ اب صرف ایک گردہ باقی ہے اور وہی کام کر رہا ہے کوئی صاحب فہم آدمی یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ ایک گردہ نکل گیا تو کیا ہوا یا یہ کہ ہر آدمی ایک گردہ نکلوا دیا کرے ۔ بعض لحاظ سے گردے کا نقصان اتنا زیادہ نہیں ہے مگر دماغ کے خلیوں کا نقصان زیادہ اہم ہوتا ہے ۔ کچھ لوگ شراب سے پاگل بھی ہو جاتے ہیں اور بعض کم درجے کے دماغی یا نفسیاتی امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ جگر اور دل کی بیماریاں تو خاص شراب سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں سرفہرست ہیں ۔

[2] جملے کے اس حصے کے اصل الفاظ یہ ہیں :۔

" by the very same capillary—clogging action it involves in brain

ترجمہ:-

"جس طرح وہ دماغ کے خلیوں کی پتلی شریانوں میں رکاوٹ پیدا کر کے نقصان (Damage) پہنچاتی ہے"۔ پس اب ماہرین امراض قلب نے دل کے مریضوں کے لیے اُن کے دوران خون کو بہتر بنانے کے سلسلے میں شراب تجویز کرنا ترک کر دیا ہے۔

اس سے قبل راقم اپنے ایک کتابچے میں ڈاکٹر Dr. ROPP (جو خاص طور پر منشیات کے مشہور ماہر ہیں) کا بیان نقل کر چکا ہے جس میں انہوں نے دلائل اور حقائق سے ثابت کیا ہے کہ ٹھنڈ لگ جانے یا نمونیہ کا شکار ہونے کی صورت میں اگر شراب یا برانڈی دی جائے تو وہ مریض کے لیے فائدہ مند تو کیا ہو گی، اس کی زندگی کو مزید خطرے میں ڈال کر موت کے منہ میں پہنچا دیتی ہے۔

ایک امریکی صحافی کی "توبہ"

WILLIAM MC ILWAIN امریکہ کے مشہور صحافی ہیں مختلف اخبارات میں کام کر چکے ہیں۔ سولہ سال "Newsday" میں کام کیا ہے۔ جن میں سے آخری تین سال اس کے ایڈیٹر رہے تھے۔ یہ ایک عادی شرابی تھے۔ امریکہ اور مغربی ممالک میں ایسے سرکاری اور غیر سرکاری ادارے مختلف مقامات پر کام کر رہے ہیں جہاں عادی شرابیوں کو کچھ دن کے لیے رکھا جاتا ہے اور علاج، ماحول اور نفسیات کی مدد سے اُن سے ہمیشہ کے لیے شراب چھڑا دی جاتی ہے۔ امریکہ میں نارتھ کارولینا (North Carolina) میں تین سرکاری ادارے کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک جو Butner کے مقام پر ہے۔ اُنہوں نے وہاں کا رُخ کیا۔ وہاں رہنے کا یہ اثر ہوا کہ انہوں نے شراب کو ہمیشہ کے لیے خیرباد کہہ دیا۔ اُن کا اس سلسلے میں مفصل واقعات پر مشتمل ایک مضمون The Atlantic Monthly کے شمارہ جنوری ۱۹۷۲ء میں چھپا تھا۔ ریڈرز ڈائجسٹ والوں نے اس کی اہمیت کے پیش نظر اس کی تلخیص اپنے اپریل ۱۹۷۲ء کے شمارے میں شائع کی۔ اس کا عنوان ہے: A Farewell to Alcohol ہم اس کی چیدہ چیدہ باتیں ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا ادارہ میں داخل ہونے سے ایک دن پہلے کے تجربے کا وہ یوں ذکر کرتے ہیں:-

"میں صبح کو پسینہ میں شرابور، کانپتا ہوا اُٹھا۔ مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ میرا دم گھٹ رہا ہے۔ پہلے زمانے میں ووڈکا کی بوتل کا پانچواں حصہ سونے سے قبل پینے کی بنا پر صبح کو اُٹھ کر میرا یہ حال نہ ہوا کرتا تھا۔ مگر اب ایسا ہوتا ہے کیونکہ مجھے پیتے ہوئے لمبا عرصہ گذر گیا ہے[1]۔ میں نے سوچا کہ اگر میں کچھ ووڈکا (Vodka) اور سپرائیٹ سوڈا ملا کر پی لوں تو یہ پسینہ اور تھرتھری کم ہو جائے گی۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ مگر میں جب کار چلا کر باہر نکلا اور ہوٹل میں پہنچا تو اس وقت بھی میری حالت بگڑی تھی۔"

اب ادارہ میں داخل ہونے کے بعد کے واقعات کا ذکر یوں کرتے ہیں:۔

"پروگرام کے مطابق مجھے Butner میں ۲۲ دن رہنا ہے۔ ایک بڑے کمرے میں ہم بائیس اشخاص کو رکھا گیا ہے۔ اس میں ہر قسم کے لوگ ہیں۔ ایک دادی اماں ہیں، جو vanila extract پیتی ہیں۔ ایک نوجوان ہے جو جاسوسی کہانیاں لکھتا ہے۔ ایک صاحب ایسے ہیں کہ جنہوں نے ۱۴ سال کی عمر میں شراب کی بھٹی لگائی تھی اور قریب کے لکڑی کاٹنے کے کارخانے میں کام کرنے والوں کو شراب بیچنی شروع کر دی تھی اور خود بھی پینے لگے۔

ایک اور صاحب ایک Church deacon (یعنی گرجا کے نظام سے متعلق) ہیں اور چھپ کر شراب پینے والوں میں سے ہیں۔ انہیں شراب کی بنا پر کارخانے میں ۳۶ سالہ نوکری سے ہاتھ دھونے پڑے۔ اُن کے اپنے قول کے مطابق اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ رات کو بیئر پیتے[2] اور صبح کو کام میں غلطیاں کرتے تھے۔ ایک دوسرے صاحب

---

[1] اس سے ثابت ہوا کہ پرانے شرابی پر اس کے اثرات بڑھتے ہی جاتے ہیں۔

[2] اس عملی مثال سے ثابت ہو گیا کہ جو لوگ یہ غلط فہمی پھیلانا چاہتے ہیں کہ بیئر پینے میں کوئی حرج نہیں۔ وہ لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اور جدید تحقیقات اور کیمسٹری سے نابلد ہیں۔

ہیں جو بڑبڑ کرتے ہوئے بولتے ہیں کہ سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ آنکھوں پہ بار بار ہاتھ مارتے رہتے ہیں اور ان کے بدن میں رعشہ ایسا ہے کہ کافی کی پیالی منہ سے لگانے میں بھی ان کو مشکل پڑتی ہے۔ ایک تجارتی فرم کے افسر کی بیوی بھی جو تین مرتبہ خودکشی کی کوشش کر چکی ہے ہم سب لوگوں میں ایک بات مشترک ہے۔ وہ یہ کہ ہم میں سے کسی کو بھی ہرگز یہ خیال نہ تھا کہ وہ یوں پکا عادی شرابی بن جائے گا۔

ایسے مختلف طرح کے لوگوں کے لیے کونسا مشترک پروگرام ہو سکتا ہے؟ ہم ایک لگے بندھے پروگرام کے مطابق رہتے ہیں۔ یہاں باقاعدہ اپنے کمروں وغیرہ سے متعلق صفائی کا کام باری باری کرنا پڑتا ہے۔ لیکچر ہوتے ہیں۔ باقاعدہ کلاسیں ہوتی ہیں۔ گروپ تھیریپی (اجتماعی علاج) ہوتا ہے۔ لازمی ہفتہ وار میٹنگیں ہوتی ہیں ــــــ جن کا انتظام Alcoholics Anonymus[1] کرتی ہے۔

مگر جتنا علاج یہاں کے سٹاف کے لوگ کرتے ہیں۔ شاید اتنا ہی فائدہ ایسے لوگوں کے اکٹھا ہونے سے بھی پہنچتا ہے ــــ اتنے عادی شرابی اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کو لوٹ کرتے ہیں اور جائزہ لیتے ہیں۔

یہاں رہتے ہوئے ایسا محسوس نہیں ہوتا کہ آپ کسی ڈاکٹر سے بات کر رہے ہیں جو آپ کو یہ کہہ کر ڈراتا ہو کہ شراب کے استعمال سے آپ کا جگر خراب ہو جائے گا[2] نہ یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو اخلاقیات پہ لیکچر دئے جا رہے ہیں۔ بلکہ آپ تو ایسے

---

[1] اکثر مغربی ممالک میں یہ پرائیویٹ ادارہ پایا جاتا ہے۔ اس ادارے میں وہ عورت مرد شامل ہوتے ہیں جو پہلے شرابی ہوا کرتے تھے مگر اب شراب چھوڑ چکے ہیں۔ یہ لوگ خدمتِ خلق کے طور پہ اپنے تجربہ کی بنا پر ہر اس شخص کی شراب چھوڑنے کے سلسلے میں مفت مدد کرتے ہیں جو اس ام الخبائث کو چھوڑنا چاہتا ہو ٹیلیفون پہ اطلاع دے دیں تو عورتوں کے لیے عورتیں اور مردوں کے لیے مرد مدد کے لیے پہنچ جاتے ہیں۔

[2] یاد رہے کہ شرابیوں میں جگر کی بیماری بہت عام ہوتی ہے اور شراب جگر کو سخت نقصان پہنچاتی ہے۔

آدمی سے گفتگو کر رہے جس نے خود تجربہ کیا ہے (a man who has been there)

اور اگر وہ یہ کہے کہ یہ بات ناممکن ہے کہ آدمی بیئر پی جائے اور اس کے بعد تمہارے دل میں اس چیز کو شروع سے دوبارہ کرنے کی خواہش نہ پیدا ہو تو تمہیں اس بات پر یقین آئے گا۔

اس طرح اکٹھا رہنے کے اور بھی فائدے ہیں۔ ایک یہ کہ اپنے عیبوں اور اپنی خامیوں کو سمجھنا اور اُن کا اندازہ زیادہ آسان ہو جاتا ہے جب آپ اُن کو اپنے گرد دوسرے مردوں اور عورتوں میں دیکھتے ہیں۔ پھر آپ سوچنے لگتے ہیں کہ آپ کی خامیاں بھی اسی قسم کی تو نہیں ہیں اور آخر اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یہ تو ایک ہی طرح کی خامیاں ہیں۔ آپ یہ دیکھتے ہیں کہ شرابی لوگ خود اپنے سے مذاق کرتے (kidding) ہیں تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ آپ بھی اپنی ذات سے یہی سلوک کرتے ہیں۔ پھر آپ کے گرد خوفناک کیس (horror cases) بنتے ہیں۔ آپ ہر روز صبح ان مسٹر لی لینڈ کو دیکھتے ہیں جو بڑبڑ کرتے ہیں۔ آنکھوں پر ہاتھ رکھے رہتے ہیں اور رعشہ سے کانپتے رہتے ہیں۔ اُن کو دیکھ کر آپ کے دل میں خیال ہوتا ہے کہ اگر میں بھی شراب نہ چھوڑوں گا تو ایک دن میرا بھی ایسا ہی حال ہو جائے گا۔

شراب چھوڑنے کی یہ تو منفی وجوہات ہیں مگر انسان کو مثبت وجوہات بھی چاہییں اور مثبت وجوہات کا مجھ پر ہر روز انکشاف ہوتا ہے۔ جسمانی طور پر اب میں ایسا بہتر محسوس کرتا ہوں کہ پچھلے تین سالوں میں ایسا بہتر میں نے کبھی محسوس نہیں کیا۔ اب میں صبح کو اس حالت میں بیدار نہیں ہوتا کہ پسینہ آرہا ہو، جسم پر لرزہ طاری ہو۔ کبھی گرمی محسوس ہو، کبھی ٹھنڈک، یا کھانسی اور چھینکیں آرہی ہوں نہ میں جاگتے وقت خوف زدگی کی کیفیت میں یہ سوچتا ہوں کہ نہ معلوم پچھلی رات میں نے کیا کیا تھا۔ یہ چیز شرابیوں میں عام ہے۔ اور یہاں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مجھ سے بھی بدتر وقت گزار چکے ہیں[1]۔ ایک

---

[1] اس بیان سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ جو حکومتیں عادی شرابیوں (alcoholics) کو ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کے بہانے شراب پینے کے پرمٹ دیتی ہیں اُن کے کارپرداز اور افسر حقائق سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں یا خود اپنے کردار میں جنون اور تضاد رکھتے ہیں۔ وہ حقیقت میں شرابیوں کے بھی دشمن ہوتے ہیں اور عوام کے بھی۔ اُن کو کسی سے کوئی ہمدردی نہیں ہوتی۔ اور نہ وہ اہم سوشل مسائل پر کبھی سنجیدگی اور دردمندی سے غور کرتے ہیں۔ سائنس کی بیسویں صدی کی تحقیقات کے مطابق یہ سب کچھ جھوٹ اور محض دھوکہ بازی ہے۔ ایسی حکومتوں (باقی برصفحہ آئندہ)

شخص نے بتایا کہ جب وہ صبح کو اٹھتا ہے تو جلدی جلدی تمام گھر کا جائزہ لیتا ہے کہ کہیں اس نے گذشتہ رات کوئی چیز تو نہیں توڑ دی۔ پھر وہ اپنی کار کے گرد گھومتا اور اسے غور سے دیکھتا کہ کہیں اس نے اسے کسی چیز سے ٹکرا یا تو نہیں یا کسی اور کو ٹکر تو نہیں ماری[1]۔

پھر میں عادی شرابی کیونکر بنا؟ ۲۰ سال تک شراب پیتے رہنے کے بعد اس عادت کو ترک کرنے میں کامیاب ہونے کی کتنی امید ہے۔ اگر میں شراب چھوڑ بھی دوں تو کیا میری زندگی خوشگوار ہو گی۔

ان سوالات کا جواب معلوم کرنے میں بہت سے لوگ میری مدد کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک Dr. NORMAN A. DESROSIERS ہیں جو ہمارے ادارے Alcobolic Rehabilitation Centre کے ڈائرکٹر ہیں۔ ایک بات جو وہ کہتے ہیں وہی اس ادارے کا بنیادی فلسفہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم یہاں پر شرابیوں کا نشہ ہرن نہیں کرتے (We are not drying out drunks here) ہم تو ان لوگوں کا علاج کرتے ہیں جو شراب کو غم غلط کرنے کے لیے یا فکر سے نجات پانے کے آلے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم جذباتی ضروریات کا علاج کریں[2]۔ ان کا یہ نظریہ ہے کہ امریکیوں کی

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) کے سربراہوں اور وزیروں پر شیطان نازل ہوتے ہیں۔ اور ان کو جھوٹ اور غلط باتیں سکھاتے ہیں کما قال اللہ تعالیٰ فی قرآن العظیم۔ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ - تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ (الشعراء ۲۲۲) یعنی میں بتاؤں تم کو کہ کس پر شیطان آترتے ہیں۔ آترتے ہیں ہر جھوٹے گنہگار پر۔ دیا درہے کہ عربی کی لغات مثلاً تاج العروس اور لسان العرب کے مطابق اثم بھی شراب کے ناموں میں سے ایک نام ہے) ان سربراہوں اور حکام پر شیطانوں کا نزول اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ حاکم بن کر اسلام سے محبت کے دعوے کرتے ہیں مگر سرٹیفکیٹوں کی آڑ لے کر شراب کو جائز کرتے ہیں، نہ نماز قائم کرتے ہیں نہ زکوٰۃ وصول کرتے ہیں۔ اور نہ ہی قرآن و سنت کو ملک کا قانون بناتے ہیں، ہر جگہ جھوٹ ہی جھوٹ پھیلاتے ہیں۔

[1] یہ سب اقتصادی نقصانات ہیں۔ اگر ریڈیو یا ٹیلی ویژن ہی توڑ ڈالا تو کتنا اقتصادی نقصان ہوا۔ کار پر معمولی خراش بھی آجائے تو اس کی قیمت گر جاتی ہے۔ اور اس کو ٹھیک کروانے میں بھی اچھی خاصی رقم خرچ ہو جاتی ہے۔

[2] اب تک تو آپ نے پیٹ کی بھوک اور جنسی بھوک کے الفاظ سنے ہوں گے۔ اب جذباتی بھوک کی اصطلاح پر بھی توجہ فرمائیے۔

اکثریت جو شراب پیتی ہے وہ دراصل اپنی جذباتی محبوک (emotional needs) کے علاج کی کوشش میں شراب پیتی ہے۔ شراب وہ ایک جلد میسر آنے والی (handy drug) دوا کے طور پر فکر، خوف، غم، مایوسی، ذہنی کھچاؤ، اور ناامیدی سے چھٹکارا پانے اور جھجک کو دور کرنے کے لیے استعمال کرتی ہے۔

ایک ضمنی پہلو صحافی مذکور ڈائرکٹر ادارہ کی گفتگو نقل کرتے ہوئے اُن کی چند اہم باتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ "سوشل شراب نوشی" (Social Drinkers) کی اصطلاح بے معنیٰ ہے۔ اگر اس کے استعمال کا کوئی جواز ہے بھی تو وہ صرف اس چھوٹی سی اقلیت کے لیے استعمال کی جا سکتی ہے جو سوشل اجتماع کے موقع پر اور صرف سوشل اجتماع ہی کے موقع پر شراب کا استعمال کرتے ہیں۔"

شراب پینے کے اعداد وشمار مختلف ہوسکتے ہیں مگر اندازاً امریکہ کے ۱۲۰ ملین بالغ شراب پیتے ہیں۔ اور ان میں سے ۱۵ ملین (ڈیڑھ کروڑ) مریضانہ حد تک بلا نوش (alcoholic) ہیں یہ لوگ شراب کی عادت کو ایک مشکل مسئلہ بنانے والے ہیں۔ اس حساب سے ۱۰۵ ملین وہ لوگ ہوئے جو سوشل طور پر شراب پینے والے بنتے ہیں۔ یہ وہ تعداد ہے جس کو Dr. DESROSIERS تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بات بہت زیادہ اغلب ہے کہ جن کو ہم سوشل طور پر پینے والے سمجھ رہے ہیں۔ اور جو ابھی تک اس حد میں نہیں داخل ہوئے کہ ان کو alcoholic بلانوش اور پکے شرابی) کہا جائے۔ اُن میں سے اکثریت اُن لوگوں کی ہے جو حقیقی طور پر سوشل پینے والے نہیں بلکہ وہ اپنی جذباتی مشکلات کا علاج کرنے کے لیے پیتے ہیں۔ اسی کثیر تعداد سے اصل اور پکے شرابی پیدا ہوتے ہیں جو کہ اپنی زندگیوں کو کیمیاوی طریقوں سے قابو میں لانے کے راستے پر گامزن ہوتے ہیں۔

(باقی)

؎ مغربی دنیا میں اگر Tranquilizer دریافت نہ ہوتے تو یورپ کی آبادی اس سے کہیں زیادہ کثیر تعداد میں شراب سے برباد ہو کر ہلاک ہوتی جتنی کہ اب ہو رہی ہے۔